ہفت وار رسالہ: 269
WEEKLY BOOKLET: 269

تذکرۂ شمسِ مارہرہ حضرت آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ

اچھے میاں کی اچھی باتیں

قسط: 1

صفحات 17





پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اچھے میاں کی اچھی باتیں

دُعائے عطار: یا رَبَّ المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "اچھے میاں کی اچھی باتیں" پڑھ یا سُن لے، اُس کو اپنے بندے اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے اچھا انسان بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

بُخارا (اُزبکستان) کا رہنے والا ایک شخص مارِہرہ (ما۔رِہ، رَہ) شریف حاضر ہوا اور نمازِ ظہر خانقاہ شریف میں پڑھ کر سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے عظیم بُزرگ شمسِ مارِہرہ حضرتِ ابُوالفَضْل آلِ احمد المعروف "اچھے میاں" رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "حضرت کا نام سُن کر طلبِ حق کے واسطے یہاں آیا ہوں کیونکہ مجھ میں مُجاہدہ کرنے کی طاقت نہیں ہے حضور کی توجّہ سے بے محنت اِس عظیم فیض سے مشرّف ہونا چاہتا ہوں۔" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مُسکراتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اتنی بڑی دولت اِس قدر جلدی چاہتے ہو؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ بھی کوئی حلوہ ہے، جو تمہارے منہ میں رکھ دیا جائے؟ حضرت نے فرمایا: "ایسا نہ کہو، خدا (کی رحمت) سے کیا بعید ہے۔" پھر اُس نوجوان کو ایک دُرود شریف مخصوص طریقے سے آج رات پڑھنے کا فرمایا، اُس نے حکم کی تعمیل کی، رات دُرود شریف پڑھتے ہوئے وہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرّف

ہوا۔ اُس پر ایک کیفیت طاری ہوئی جس سے اُس کا باطِنی مُعاملہ حل ہو گیا۔ صبح وہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں آکر عرض کرنے لگا۔ سُبْحٰنَ اللہ! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے خواب میں ارشاد فرمایا: ہر صدی (یعنی سو سال) کے بعد میری اُمّت میں ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے دین کو زندہ کرے گا اِس صدی میں وہ "ذات" آپ کی ہے۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص362 بتغیر)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دِل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر　　اچھے پیارے شمس دِیں بَدرُ الْعُلٰی کے واسطے

الفاظ معانی: تن: جسم۔ شمسِ دیں: دین کا سورج۔ بَدرُ الْعُلٰی: بلندیوں کا چاند۔

شرحِ شجرہ شریف: یا اللہ پاک! تجھے حضرت سَیِّد شاہ آلِ اَحمد اچھے میاں مارِہرَوی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واسطہ جو دینِ اسلام کے سورج اور بلندیوں کے چاند ہیں، میرے دِل کو اچھا، جسم کو سُتھرا اور میری رُوح کو پُر نور کر دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

مبارک خاندان

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے عظیم بزرگ شمسِ مارِہرہ حضرتِ ابُو الفضل آلِ احمد المعروف اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ 28 رمضانُ المبارک 1160 ہجری کو مارِہرَہ مُطَھَّرہ (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان مبارک حُسینی زَیدِی ساداتِ کرام سے ہے۔ (احوال وآثار شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی، ص19 بتغیر)

غوثِ پاک کا فیضان

آپ کی وِلادت شریف کے وقت دادی جان نے صاحبُ البرَکات حضرت شاہ برکتُ اللہ عِشقی مارِہروی رحمۃُ اللہِ علیہ کا وہ خِرقہٴ مبارک (یعنی لباس شریف) جو شہنشاہِ بغداد حضورِ غوث پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اشارے پر اُن کے پاس حضور اچھے میاں کو پہنانے کے لئے امانتاً رکھا تھا گلے میں ڈالا اور صاحبُ البرَکات رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ کا نام "آلِ احمد" رکھا۔ دادی صاحبہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کے لیے باعثِ فخر ہو گا۔ حضرتِ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ مادر زاد (یعنی پیدائشی) ولی تھے اور جس طرح حضور غوثُ الْاَعظم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مَظْہَر تھے اِسی طرح آپ غوثِ پاک کے مَظْہر تھے۔ (برکاتِ مارہرہ، ص 71 بتغیر) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

یا ابوالفضل آلِ احمد حضرتِ اچھے میاں　　شاہ شمسُ الدّیں ضِیاءُ الْاَصْفِیا اِمْداد کُن

ترجمہ: اے حضرتِ ابوالفضل آلِ احمد اچھے میاں! بادشاہ، دین کے سورج اور صوفیوں کی ضیا! میری مدد فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وِلادت کی خوشخبری

سلطانُ العاشقین سید شاہ برکتُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ پاک کے فضل سے مجھے ایک لڑکا عنایت ہو گا جس سے خاندان کی رونق دوبالا ہو گی۔ پھر آپ نے اپنا ایک خِرقہ (یعنی لباس شریف) عنایت فرماتے ہوئے حکم دیا کہ یہ اُس صاحبزادے کے

لئے ہے۔ حضور صاحبُ البرکات رحمۃُ اللہِ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کی رسمِ بسم اللہ شریف کے موقع پر آپ کو گود میں لے کر فرمایا: یہ وہی شہزادے ہیں جن کی خوشخبری والدِ محترم نے دی تھی۔
(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص358بتغیر)

شمس و قمر سے بڑھ کر ہے شانِ آلِ احمد قربان آل احمد قربانِ آلِ احمد

ظاہری و روحانی اُستاد

آپ نے ظاہری و باطنی عُلُوم اپنے والدِ ماجد حضرتِ شاہ حمزہ عینی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کئے اور والدِ محترم سے خلافت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کی روحانی تعلیم و تربِیَت براہِ راست بارگاہِ غوثیت سے ہوئی، اِس لئے کہا جاسکتا ہے کہ آپ کے روحانی اُستاذ حضورِ غوث اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ (تذکرہ مشائخ مارہرہ، ص18) آپ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے 36 ویں پیر و مُرشد ہیں۔ آپ بڑے باکمال اور عارِف باللہ یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بزرگ تھے۔

حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی آمد

حضرتِ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھتیجے سیّد شاہ غلام محیُ الدّین صاحب اپنے بچپن کا ایک واقعہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہ علیہ سجّادہ نشینی کے مکان میں اکیلے تھے اور اندر کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ دروازے پر ایک خادم بیٹھا تھا۔ میں کھیلتا ہوا دروازے تک گیا اور اندر جانا چاہا۔ خادم نے روکا مگر میں جلدی سے اندر داخل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت دو بزرگوں سے بیٹھے کچھ باتیں کر رہے تھے، میں آہستہ

آہستہ جا کر پیچھے سے پُشت مبارک کو لپٹ گیا، حضرت نے اپنا چہرہ مبارک پھیر کے مجھے دیکھ کر کچھ ناراضی سے فرمایا: کیوں آئے ؟ میں نے (بھولپن میں) عرض کیا: آپ کے کندھوں پر چڑھوں گا۔ یہ سن کر آپ اور وہ دونوں بزرگ مسکرانے لگے پھر اُن دونوں بزرگوں نے میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور پیار کیا۔ اِس کے بعد آپ اُن بزرگ کے ساتھ اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ اکیلے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: وہ دونوں حضرات کون تھے اور وہ کہاں گئے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک حضورِ غوث پاک اور دوسرے سیّد شاہ جلال صاحب مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہما تھے، یہ حضرات کبھی کبھی نظرِ کرم فرما کر تشریف لے آتے ہیں اور اَب وہ تشریف لے گئے۔

(برکاتِ مارہرہ، ص71 بتغیر)

خُداوَندا! برائے آلِ احمد نصیبم کُن لِقائے آلِ احمد

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سجّادہ نشینی

حضرت سیّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ والدِ محترم کے انتقال شریف کے بعد خاندانی دستور (یعنی طریقے) کے مطابق سلسلۂ برکاتیہ کی مسند پر تشریف فرما ہوئے اور تقریباً 37 سال وصال شریف تک اِسے رونق بخشی۔ (احوال و آثار شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی، ص27 بتغیر)

عادات و معمولاتِ شریفہ

حضرت سیّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے وقت کے غوث تھے۔ آپ کے شب و روز کے معمولات ایسے تھے جیسے حضورِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک کامل مَظْہر

کے ہونے چاہئیں۔ آپ کا دِن اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت و خیر خواہی اور مُریدین کی اِصلاح و رہنمائی میں گزرتا اور رات بارگاہِ الٰہی میں عبادت میں گزرتی۔ آپ کے مُرید حضرت مولانا مُجاہِدُ الدِّین ذاکِر بَدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: آپ رات کے آخری حصے میں اُٹھ کر وضو فرما کر نمازِ تہجد ادا فرماتے پھر فجر کا وقت شروع ہونے تک اَوراد و وَظائف میں مصروف رہتے اور پھر مسجد میں تشریف لا کر تَحِیَّۃُ الْمسجد ادا فرما کر سنتِ فجر پڑھ لیتے۔ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دین کی ترقی اور مسلمانوں کی مغفرت کی دُعا فرماتے پھر خانقاہ شریف میں تشریف لا کر دن چڑھنے تک اَوراد و وظائف میں مصروف رہتے اُس وقت دروازہ بند ہوتا اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ ہوتی۔ فارغ ہو کر گھر تشریف لا کر سب کی خیریت معلوم کر کے دوبارہ خانقاہ تشریف لے آتے۔ پھر یہاں سے درگاہِ مُعلّٰی روانہ ہوتے، ایک خادم پہلے سے معمول کی جگہ جائے نماز قبلہ رُخ بچھا دیتا۔ آپ پہلے والدِ محترم پھر والدۂ محترمہ اور دیگر عزیزوں کے مزارات پر فاتحہ خوانی فرماتے۔ (تذکرہ شمس، ص19 بتغیر)

دوپہر کا کھانا اور قَیْلُولہ شریف

کبھی کبھی باغ میں تشریف لے جاتے اور جامُن کے درخت کے نیچے دَری بچھا کر بیٹھ جاتے پھر وہاں سے خانقاہ تشریف لاتے، اس وقت عام دربار ہوتا، ہر ایک اپنی ضروریات عرض کرتا، دوپہر کے وقت کھانے میں گندم کی دو یا تین ہلکی چپاتیاں شوربہ یا مُونگ کی دال کے ساتھ کھا کر قَیْلُولہ شریف فرماتے۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص360)

ظہر تا عشا کا معمول شریف

باجماعت نمازِ ظہر ادا فرما کر تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جاتے پھر خانقاہ شریف میں

آکر دُرودِ پاک پڑھتے رہتے، نمازِ عصر کے بعد دوبارہ خانقاہ شریف میں آکر نمازِ مغرب کے بعد تسبیح پڑھتے اور پھر عام دربار لگتا۔ لوگوں کی مَعْرُوضات سن کر اُن کی تسلی و تشفّی فرما کر گھر تشریف لاتے۔ اذانِ عشا کے وقت مسجد میں باجماعت نماز ادا فرما کر پھر خانقاہ تشریف لاتے اور دروازہ بند ہو جاتا۔ اُس وقت خانقاہ میں مخصوص افراد کو حاضری کی اجازت ملتی۔ (تذکرہ شمس، ص20)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اِنْفرادی عبادت کی عادت بنایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چاہے جتنی بھی مصروفیات ہوں انفرادی عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ابھی سلسلۂ قادریہ کے پیارے پیارے پیر و مرشد حضرت سید آلِ احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک معمولات شریف بیان ہوئے۔ آپ بھی اس کے مطابق کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآنِ کریم اور درود پاک پڑھنے کی عادت بنایئے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ روزانہ کم از کم ایک پارے کی تلاوت کی ترغیب ارشاد فرماتے ہوئے اپنے سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے مریدین و طالبین کو فرماتے ہیں: تلاوتِ قرآنِ عظیم کم از کم ایک پارہ۔ حتَّی الامکان طلوعِ شَمس سے پہلے ہو اور اگر آفتاب نکل آئے تو کم از کم بیس (20) منٹ تک ٹھہر جایئے اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہیے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے کہ جن تین وقتوں میں نماز ناجائز ہے تلاوت خلافِ اَولیٰ ہے۔ (شجرہ شریف، ص22)

کثرت سے دُرود شریف پڑھئے

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نیک بنانے والے "72 نیک اعمال" کے رسالے صفحہ

2 پر لکھتے ہیں: ”کیا آج آپ نے کم از کم 313 مرتبہ دُرود شریف پڑھا؟“ کثرت کے ساتھ دُرود پڑھنے کے حوالے سے کتابوں میں مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں، ایک محتاط قول 313 کا بھی ہے۔(سعادۃ الدارین، ص54) لہٰذا اگر کوئی روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ کثرت سے درود پاک پڑھنے والوں میں شمار ہو گا۔ اللہ پاک! ہمیں اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کی تلاوت و درود خوانی کے صدقے فضول گفتگو سے بچ کر کثرتِ تلاوت و دُرود کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

باجماعت نماز کی اہمیت

حضور اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے دن بھر کے معمولات شریف میں ایک اور بات بڑی نُمایاں تھی کہ آپ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے۔ کاش! اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ سے محبت رکھنے والے بھی اس اچھی عادت کو اپنائیں۔ حضرت عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دو جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ پاک باجماعت نماز کو پسند فرماتا ہے۔(مسند امام احمد، 2/309، حدیث:5112) ایک اور روایت میں ہے کہ نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس دَرجہ بڑھ کر ہے۔
(بخاری، 1/232، حدیث:645)

خدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

غیبی کتاب

حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ اپنے بھائی کے (ساتھ) بِہار تشریف لے

گئے اور خواجہ یحییٰ علی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر فاتحہ شریف پڑھی، وہاں سے پالکی میں اپنی قیام گاہ واپس جارہے تھے کہ ایک درویش کو ایک کتاب ہاتھ میں لیے راستے میں کھڑا پایا، وہ درویش کہہ رہا تھا: آج بہت سخت ضرورت ہے یہ کتاب دو روپے میں ہدیہ کرتا ہوں جو کوئی اِس کا خواہش مند ہو خرید لے۔ حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ اُس وقت وظیفے میں مشغول تھے، یہ سن کر اس فقیر کو اشارے سے اپنے پاس بُلایا اور کتاب اُس کے ہاتھ سے لے کر اپنے سامنے رکھ لی اور اُنہیں دو روپے عطا فرما کر وظیفے سے فارغ ہو کر اس کتاب کو کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ”غیبی قَلَمی نسخہ“ ہے جس میں بہت سی رازوں کی باتیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب اِس خاندان کے رازوں میں سے ہے۔ (تذکرہ شمس مارہرہ، ص 71)

ایک نہیں تین بیٹے عطا ہو گئے (کرامت)

حضرتِ سیِّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید جن کا نام خلیفہ محمد اِرادتُ اللہ بدایونی تھا وہ ہر وقت اِسی فکر میں رہتے کہ اللہ پاک اُنہیں ایک بیٹا عطا فرمائے۔ ایک مرتبہ حضور صاحبُ البرکات حضرتِ برکتُ اللہ عشقی مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ کے عرسِ پاک میں اپنے مرشد کے سامنے کھڑے تھے، دریائے سخاوت جوش پر تھا۔ ارشاد فرمایا: خلیفہ! کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: غلام کا کوئی فاتحہ خواں (یعنی بیٹا) نہیں ہے، حضرت نے فرمایا: یا اللہ پاک! ہمارے ارادتُ اللہ کو بیٹا دیدے، اس کے بعد فرمایا: خلیفہ! پہلے بیٹے کا نام ”کریم بخش“، دوسرے کا ”رحیم بخش“ اور تیسرے کا نام ”الٰہی بخش“ رکھنا۔ خلیفہ قدموں پر گر پڑے اور عرض کرنے لگے کہ حضور مجھے امید نہیں ہے تو حضرت نے اپنے سرِ مبارک کا کُلاہ مبارک (یعنی عمامہ شریف یا ٹوپی مبارک) عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: مجھے

خدا کی ذات سے امید ہے، خلیفہ اِرادتُ اللہ واپس آئے، جلد ہی خدا کی قدرت ظاہر ہوئی۔ پھر ایک بیٹا پیدا ہوا، خلیفہ نے اُس کا نام "کریم بخش" رکھا۔ یہاں تک کہ تین سالوں میں تین بچے پیدا ہوئے اور تینوں کا نام حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق رکھا، اللہ پاک کی عنایت سے تینوں بیٹے جوان ہوئے، دو بیٹوں نے اپنا آبائی پیشہ اختیار کیا اور کریم بخش نے علومِ مُرَوَّجَہ سے فَراغت کے بعد "کریم اللغات" نامی کتاب لکھی۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص363)

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی | کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

عِلْمی خدمات

حضرتِ شاہ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ عُلُومِ ظاہر و باطن کا سمندر تھے۔ علمائے کِرام کے مُشکل مسائل اِس کمال سے حل فرمادیتے کہ عقلیں حیران رہ جاتیں، حضرت کی تالیف میں سب سے بڑی کتاب "آئینِ احمدی" ہے۔ "برکاتِ مارِہرہ" میں ہے: "آئینِ احمدی میں اعمال و اَوراد و اذکار واسرار حضرت نے تحریر فرمائے ہیں ان میں چار جلدیں خود حضرت کے ہاتھ مبارک سے لکھی ہوئی مارِہرہ شریف میں حضرت حافظ حاجی سید شاہ اسماعیل حسن صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے کتب خانے (لائبریری) میں موجود ہیں۔" اس کتاب کی کُل چونتیس (34) اور ایک قول کے مطابق ساٹھ جلدیں بہت مبسوط اور مختلف عُلُوم وفُنُون میں تھیں۔ اس کی بہت سی جلدیں تَلَف (یعنی ضائع) ہو گئیں۔ چند خانقاہ شریف اور خاندان کے مختلف حضرات اور خلفاء کے پاس ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کچھ اور کتب

کے نام یہ ہیں۔ ❀ بیاضِ عمل و معمول دُوَاَزدَہ ماہی ❀ آدابُ السالکین مطبوعہ ❀ تصوُّف میں مَثْنَوی اشعار ❀ دیوانِ اشعار فارسی، وغیرہ۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص 361 بتغیر۔ برکاتِ مارہرہ، ص 80 ملخصاً و بتغیر)

عُلوم و فُنُون کا اِنسائیکلوپیڈیا

حضرت اَورنگ زیب عالمگیر رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے علمائے کرام کا ایک بورڈ بنا کر اپنی نگرانی میں فقہِ حنفی کا ایک اِنسائیکلوپیڈیا مرتّب کروایا تھا جو ''فتاویٰ عالمگیری'' کے نام سے معروف ہے۔ تاریخی طور پر یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ ہند میں اِس کے بعد علمائے کرام کی ایک جماعت نے مل کر اگر کوئی انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیا ہے تو وہ ''آئینِ احمدی'' ہے، جو حضور شمسِ مارِہرہ حضرتِ اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے حکم پر آپ کے مُریدین و خلفا اور علما و فُضَلا کی ایک جماعت نے مل کر ترتیب دیا۔ عالمگیری انسائیکلوپیڈیا اور آئینِ احمدی انسائیکلوپیڈیا میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ حضرت عالمگیر رحمۃُ اللہِ علیہ نے صرف فقہِ حنفی کے مسائل و جزئیات پر مشتمل کتاب ترتیب دلوائی جبکہ اس انسائیکلوپیڈیا کی شان یہ ہے کہ عُلومِ مُتَدَاوِلَہ (مشہور و رائج عُلوم) میں سے کوئی علم و فن ایسا نہیں ہے جو اِس میں لکھا نہ ہو۔ اِس کی تالیف کے سلسلے میں قاضی غلام شبّرؔ قادری لکھتے ہیں: خُلفا و مُریدین سے (حضرتِ اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں) علمائے کرام کی ایک جماعت حاضر ہے، آپ نے فرمایا: اگر سرکارِ مارِہرہ کے کتب خانہ (یعنی لائبریری) کو کوئی مکمل دیکھنا چاہے تو ایک بڑا وقت درکار ہوگا۔ مناسب ہے کہ آپ لوگ کوشش کریں اور کتب خانے سے مختلف علوم و فنون کی کتب منتخب کرکے ہر فن کا خلاصہ جس میں اُس کی

ضروری باتیں ہوں مرتب کریں تاکہ جو اُس خلاصے کو دیکھ لے گویا بہت سی کتابوں اور مُصنِّفوں کی تحقیقات کو جان لے۔ آپ کے حکم پر ایک جماعت نے عمل کیا اور ایک مجموعہ جو تقریباً تیس (30) اور ایک قول کے مطابق ساٹھ (60) جلدوں پر مشتمل مکمل ہوا اس کا نام آئینِ احمدی رکھا گیا۔ اس میں کئی بزرگوں کے مُتُون اور چھوٹے بڑے کئی رسائل مکمل موجود ہیں، بعض مضامین بَطورِ خلاصہ ہیں۔ میں نے اذکار و وظائف کے اصل نسخے کی زیارت کی ہے جس میں کہیں کہیں حضرت کے دستخط مبارک اور ہدایات ہیں۔ افسوس یہ سِلکِ دُرَر (یعنی موتیوں سے پرویا گیا ہار) مُنتَشِر ہو گیا ورنہ بہت بڑی نعمت تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آئین احمدی صرف ایک کتاب نہیں بلکہ اپنے اندر ایک مکمل کتب خانہ (لائبریری) ہے۔ مگر افسوس کہ علوم وفنون کا بینظیر انسائیکلوپیڈیا محفوظ نہ رہ سکا۔

(تذکرہ شمسِ مارہرہ، ص38 بتغیر)

مرید ہو تو اعلیٰ حضرت جیسا

حضرت مولانا سیّد ابُوالقاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں صاحِب مارِہرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کے درمیان کسی مسئلے پر علمی بحث ہوئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن کا موقف ماننے سے انکار کر دیا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ سیتا پور (اُتَّرپَردیش) چلیے۔ وہاں حضور جدِ امجد سیدنا شاہ آلِ احمد اچھے میاں صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب آئینِ احمدی کی جلدِ عقائد میرے کتب خانے میں موجود ہے اور دیگر کتبِ صوفیا بھی موجود ہیں ان میں فرق دیکھ لیجئے کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ درست ہے یا جو آپ فرماتے ہیں

وہ درست ہے۔ دونوں حضرات (سیتاپور) تشریف لائے۔ اوّلاً مولانا عبد القادر صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے آئینِ احمدی کی جلدِ عقائد سے ہمارے پیران کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے حضرت سیّدُنا احمد صاحب کانپوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "زُبدۃُ العقائد" نکال کر دکھائی۔ اسے دیکھ کر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "میں بغیر دلیل یہ بات تسلیم کیے لیتا ہوں اگرچہ دلیل سے یہ فرق میرے ذہن میں نہیں آیا لیکن چونکہ میرے مُرشِدانِ عِظام یہ فرماتے ہیں اس لیے اپنے مرشدانِ عظام کے ارشاد پر سرِ تسلیم خَم کیے دیتا ہوں۔" (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/103-105 ملتقطاً) یہ ابتدائی دور کی بات ہے پھر آپ نے اِسی (آئینِ احمدی والے) موقف کو (اپنی کتاب) "اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد" میں مُفَصَّل و مُدَلَّل انداز میں بیان بھی فرمایا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، 1/438) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

نامہ سے رضا کے اب مِٹ جاؤ بُرے کامو دیکھو مِرے پلّہ پر وہ اچھے میاں آیا
بدکار رضاؔ خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے اِس کلام کے مَقْطَع (یعنی آخری شعر) کے پہلے مِصرَعے میں عاجزی واِنکسار فرماتے ہوئے خود کو "بدکار" فرمایا ہے جو یقیناً آپ کی کمال عاجزی اور اپنے پیر و مرشِد سے بہت زیادہ عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ ہم عاشقانِ رضا عرض کرتے ہیں:

بدکار گدا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے دیکھو میرے پلّہ پر وہ احمد رضا خاں آیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولاد مبارک

حضرت شاہِ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کا نکاح حضرت سیّد شاہ غلام علی صاحب بِلگرامی کی صاحبزادی "حضرتِ بی بی فضل فاطمہ رحمۃُ اللہِ علیہا" سے ہوا، آپ بڑی نیک خاتون تھیں۔ آپ سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئی۔ صاحبزادی 11 ربیع الاوّل 1196 ہجری کو انتقال فرما گئیں اور صاحبزادے حضرتِ سید آلِ نبی رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے (بچپن کی عمر میں) جو منہ سے نکل جاتا اللہ پاک پورا فرما دیتا[1] آپ کی رسمِ بسم اللہ شریف کے بعد بُخار آیا اِسی سبب سے 13 ربیع الاوّل 1196 ہجری کو فوت ہو گئے۔ (تذکرہ مشائخِ قادریہ، ص 364)

ایک قول کے مطابق صاحبزادے کے انتقال شریف کے 28 دِن بعد 11 ربیعُ الآخر کو صاحبزادی صاحبہ فوت ہوئیں۔ (احوال وآثار حضرتِ اچھے میاں، ص 27)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مریدین کی تعداد اور چند خلفاء کے نام

حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق دو لاکھ کے قریب ہے۔ (تاریخ مشائخِ قادریہ، ص 364) خاندانِ برکاتیہ میں آپ کے چند خلفاء کے نام یہ ہیں:

﴾1﴿ حضور اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے چھوٹے بھائی حضرتِ سیّد آلِ بَرَکات المعروف

---

[1] ... کم عمری میں منہ سے نکلی بات کا پورا ہو جانا کئی بزرگوں سے ثابت ہے بلکہ جس عمر میں بچہ بول بھی نہیں سکتا اس عمر میں بھی کئی بچوں کا بولنا ثابت ہے۔

ستھرے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ جو آپ کے بعد سلسلۂ برکاتیہ کے سجادہ نشین ہوئے۔

﴿2﴾ حضور اچھے میاں کے چھوٹے بھائی حضرتِ سیّد شاہ آلِ حسین سچے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ۔

﴿4﴾ حضرتِ سیّد شاہ آلِ رسول رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ ہی وہ مبارک شخصیت ہیں جن سے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بیعت کی اور آپ کا مشہور فرمان ہے کہ اگر قیامت کے دِن میرے رَبّ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا لائے ہو؟ تو میں "احمد رضا" کو پیش کر دوں گا کہ مولا! یہ لایا ہوں۔ (انوارِ رضا، ص378)

﴿4، 5﴾ حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول قادری مارِہرَوِی اور حضرت سیّد شاہ غلام مُحیُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہما، یہ دونوں حضرات حضور اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔

اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

پیرِ کامل کی تلاش

حضور اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے منظورِ نَظَر خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدُ المجید عینُ الحق رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کا واقعہ نہایت دلچسپ ہے۔ آپ ایک عرصے سے پیر کی تلاش میں تھے لیکن کسی پر دِل نہ جمتا تھا۔ کسی نے حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کا مبارک نام بتا دیا۔ آپ مارِہرَہ شریف پہنچے اور کچھ دنوں تک آپ کی خدمت میں حاضر رہے لیکن آخر کار یہاں بھی دل مطمئن نہ ہوا۔ دل ہی دل میں کہنے لگے کہ یہ سب کھانے کمانے کے ڈھکوسلے ہیں، بندہ ایسی فقیری کا قائل نہیں۔ بالآخر وہاں سے اپنے وطن بَدایُوں کو روانہ ہوئے۔ بدایوں کے ساتھ خواجۂ خواجگان حضرتِ خواجہ حسن شیخ

شاہی المعروف بڑے سرکار رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانے پر پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ حضورِ غوث پاک اور شیخ شاہی رحمۃُ اللہِ علیہما تشریف لائے اور اِن سے فرمایا: عبدُالمجید! ساری دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈو گے تب بھی سیّد آلِ احمد سے اچھا پیر نہ ملے گا۔ اَبھی واپس جاؤ اور سیّد آل احمد کے مُرید ہو جاؤ۔ آپ وہیں سے اُلٹے پاؤں مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور بیعت کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا "میاں! تم مولوی ہو، مُرید ہو کر کیا کرو گے؟ یہ تو کمانے کھانے کے ڈھکوسلے ہیں"۔ (وسوسہٴ دِلی جان لینے پر) مولوی صاحب قدموں پر گر پڑے اور اپنے قصور کی معافی چاہی، اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ نے داخلِ سلسلہٴ قادریہ فرمایا اور مثالِ خلافت اور خرقہٴ خلافت سے بھی سرفراز کیا اور فرمایا کہ تم راستے میں تھے کہ پیرانِ پیر، پیرِ دستگیر رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے اور مجھے فرمایا: مولوی عبدالمجید آتے ہیں تم ان کو مرید کرو اور مثالِ خلافت دو۔ (برکاتِ مارہرہ، ص80 بتغیر)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

بَرَص زَدَہ اچھا ہو گیا (کرامت)

حضور اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک مرتبہ ایک بَرَص زَدَہ سپاہی حاضر ہوا اور دُور ہی کھڑا رہا۔ آپ نے فرمایا: "بھائی آگے آؤ؟" وہ عرض کرنے لگا: حضور! میں اِس قابل نہیں ہوں۔ پھر فرمایا: آگے آؤ۔ وہ شخص آگے آیا تو جس جگہ سفید داغ تھا حضرت نے اپنے مبارک ہاتھ کو رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ جب سپاہی نے اس جگہ دیکھا تو سفید داغ بالکل غائب تھا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص362 بتغیر)

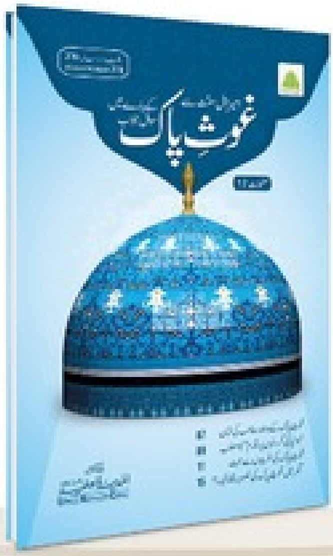
اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا
صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

(**نوٹ:** حضرت سید آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے ارشادات اور کرامات پر مشتمل اس رسالے کا دوسرا حصہ بعد میں جاری کیا جائے گا۔)

فہرس

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net